حضرت مضطر گجراتی

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

اے شریف و اشرف ام المومنین تجھ پر سلام
اے بہشتِ جاودانی کی مکیں تجھ پر سلام

رازدارِ مصطفیٰ تو ، سیّدہ امت کی تُو
عظمتیں تیری محافظ، پاسباں عظمت کی تُو

باغ کی کلیوں کا وصفِ معتبر ہو ہی تو ہے
عورتوں میں سب سے پہلی مومنہ تو ہی تُو ہے

تو نے صدقے کر دیا اسلام پر مال و منال
تیرے ایثارِ مسلسل کی نہیں کوئی مثال

سرزمین کفر میں گویا ہوا جب سازِ حق
سب سے پہلے تیرے کانوں میں پڑی آوازِ حق

جب ہوا غار حرا سے نور قدسی کا ظہور
پہلے تیرے ہی ضمیر پاک پر چمکا وہ نور

تیرا سینہ صبحِ فاراں کا تجلّی خانہ تھا
سب سے پہلے جو ہوا روشن ترا کا شانہ تھا

مانتے تھے واجب التعظیم سب فرشی تجھے
طاہرہ کہتے ہیں سارے فرشی و عرشی تجھے

تو پیمبر کی انیسہ تو رفیقہ نور کی
ناز کرتی ہے ترے دامن پہ تجلی طور کی

حضرت خیرالوریٰ کی اوّلیں ناموس تُو
عالم نسواں ہے روشن جس سے وہ فانوس تو

بارہا گھر میں تیرے نازل ہوئے روح الامیں
خم ترے در پر ہے ابتک آسمانوں کی جبیں

تجھ کو عزت دی خدا نے صاحب لولاک سے
آپ کو اولاد دی تیرے ہی بطن پاک سے

تو نے عثمان و علی سے پائے داماد جلیل
اک زمین پہ حجتِ حق دوسرا حق کی دلیل

تیری عزت خود رسول دوسرا کرتے رہے
تادم آخر ترے حق میں دعا کرتے رہے

تو تھی بیواؤں کا پردہ بیکسوں کا راز تھی
تیرے دل کی ہر صدا اسلام کی آواز تھی

جنتِ علم و عمل ہے اسوہَ اعلیٰ ترا
حشر تک مانے گی احساں ملتِ بیضا ترا

تیری روح پاک پر حوروں کی بستی کے سلام
تیرے مدفن پر ہوں صبح و شام ہستی کے سلام